

ادبیتا

فردوس خیال

از جناب ماہر القادری

اب نہیں ہے وہ نگاہ شوق کی بے مائیگی
 اُس کی وہ مجھ پر توجہ اور پھر یکبارگی
 گریہِ شبِ نیم کو بھولوں سے سہارا مل گیا
 اہل کشتی کو غمِ طوفان و بیمِ موجِ موج
 لمحہ لمحہ اضطراب و لحظہ لحظہ انقلاب
 ہر نظر لطفِ تجلی، ہر نفسِ بیغامِ دوست
 میری شانِ بندگی مختار ہے آزاد ہے
 او بگاہِ فتنہ ساماں! اے ادائے کامیاب!
 دیکھتے ہیں آپ ماہر کو عجب انداز سے

بند آنکھوں کو مبارک عشرتِ نظارگی
 ہوش کو نیند آگئی، بیدار تھی دیوانگی
 آنسوؤں نے بھونک دی گلشن میں ریحِ تازگی
 اہل ساحل بتلائے فتنہ آسودگی
 ختم ہونے کو ہے شاید اقتدارِ خواجگی
 ایسے عالم میں ہے کس کو فرصتِ آوارگی
 میرا یہ مسلک نہیں ہے بندگی، بیچارگی
 تو نے کس کافر سے کبھی ہے تغافل پیشگی
 کچھ توجہ، کچھ جفا، کچھ ناز، کچھ بیگانگی

فردوسِ خیال

از جناب ماہر القادری

دنِ برفِ ماہِ کبھی اندازِ نرسا
 غازی نے زخمی ہوئی تلووار اٹھالی
 ہر آن کیسے کہ فریبوں میں نہ آتا
 نغمہ نگاروں کی لڑائیوں میں
 تہذیبِ حالِ زندگی اور ملیں
 مہلِ نون میں نون اور کراہ
 جلوسِ عجیبِ نازی جویت میں
 ہر ایک کی فیت سے جو کسے ڈھونڈنا
 ڈھونڈوں جو کسے ڈھونڈنا
 ملے تکرارِ نغزوان
 & indulgencia.

رقا و قامت کی کراہیوں میں چھلکا
 دین ہی را با سحر و جادو سے جو اسے
 بول تو لکھ دیتے ہیں جنت کے جلائے
 ہوس تیروں کی کے چرخوں سے جلائے
 مندر نہ کلیسا نہ مسجد نہ ٹھوسا
 نغمہ پوچھوں کہین تو بولیں گے تاسے
 نغمے پہ جلائے زانو ہیں تاسے
 ہاتھوں پہ جلائے زانو ہیں تاسے
 گلا
 ہاتھوں پہ جلائے زانو ہیں تاسے
 گلا
 ہاتھوں پہ جلائے زانو ہیں تاسے
 گلا